سلفي علماء كرام
کے اردو تراجم
توحید خالص
tawheedekhaalis.com

کیا دعوتِ دین کا کام صرف علماء کرام کے ذمے ہے

فضیلۃ الشیخ صالح بن فوزان الفوزان حفظہ اللہ

(سنیئر رکن کبار علماء کمیٹی، سعودی عرب)

ترجمہ: طارق بن علی بروہی

مصدر: الأجوبة المفيدة عن أسئلة المناهج الجديدة س 15

پیشکش: توحیدِ خالص ڈاٹ کام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال: بعض لوگوں کو یہ وہم لاحق ہے کہ دعوت دین کا کام صرف مطلقاً علماء کرام ہی کرسکتے ہیں، اور ان کے علاوہ کسی کو جس قدر علم ہے اس کی دعوت دینا لازم نہیں؛ فضیلۃ الشیخ آپ اس کی کیا توجیہ فرمائیں گے؟

جواب: یہ کوئی وہم نہیں ہے، (بلکہ) ایک حقیقت ہے، دعوت دین تو علماء کرام کا ہی کام ہے۔ لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ کچھ ایسے واضح امور ہیں جو ہر انسان جانتا ہے؛ پس ہر انسان اپنی حسب معرفت امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرے، (جیسے) اپنے گھر والوں کو نماز اور دیگر واضح امور کا حکم دے، یہ فرض ہے یہاں تک کہ ایک عام انسان پر بھی کہ وہ اپنی اولاد کو مساجد میں نماز پڑھنے کا حکم دے، رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

”مروا أولادكم بالصلاة لسبع، واضربوهم عليها لعشر“[1]

(اپنی اولاد کو سات سال کی عمر میں نماز کا حکم دو، اور دس سال کی عمر میں نہ پڑھنے پر مارو)۔

اور فرمایا:

---

[1] صحیح: أبو داود: (495)، "نصب الراية ": (1/298) بألفاظ متقاربة. ابوداود کے الفاظ ہیں: "مُرُوا أَوْلَادَكُمْ بِالصَّلَاةِ وَهُمْ أَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِينَ، وَاضْرِبُوهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ أَبْنَاءُ عَشْرِ سِنِينَ" ان کا معنی تقریباً وہی ہے جو اوپر بیان ہوا۔

”كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ“[2]

(تم میں سے ہر کوئی نگہبان ہے، اور ہر کسی سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال کیا جائے گا)۔

یہ رعایا کہلاتی ہے، اور یہی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کہلاتا ہے، رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے:

”مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ“[3]

(تم میں سے جو کوئی منکر دیکھے تو اسے اپنے ہاتھ سے تبدیل کردے؛ اور اگر وہ اس کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو اپنی زبان سے؛ اور اگر اس کی بھی استطاعت نہ رکھتا ہو پھر اپنے دل میں تو برا جانے)۔

چناچہ ایک عام انسان سے یہ مطلوب ہے کہ وہ اپنے گھر والوں وغیرہ کو نماز، زکوٰۃ، اللہ تعالی کی اطاعت اور گناہوں سے دور رہنے کا حکم دے؛ اپنے گھر کو برائیوں سے پاک رکھے اور اپنی اولاد کی تربیت اللہ تعالی کی اطاعت پر کرے، یہ ہر ایک شخص سے مطلوب ہے اگرچہ وہ عام عوام ہی کیوں نہ ہوں؛ کیونکہ یہ تو ہر کوئی جانتا ہے، اور یہ بالکل واضح احکام ہیں۔

البتہ جہاں تک معاملہ ہے فتوے دینے، حلال وحرام بیان کرنے اور شرک وتوحید کے بیان دینے کا تو یہ علماء کرام کے علاوہ اور کوئی نہ کرے۔

---

[2] البخاري: (853)

[3] مسلم: 49

تصدیق نامہ

مندرجہ بالا مواد توحیدِ خالص ڈاٹ کام کی جانب سے نظر ثانی کیا گیا ہے اور ہمارے علم کے مطابق اس میں کتاب وسنت اور فہم سلف صالحین کے مخالف کوئی بات مندرج نہیں۔ آپ اگر ٹائپنگ وغیرہ میں کوئی بھی غلطی محسوس کریں تو ضرور مطلع فرمائیں۔ اسی طرح سے اگر ترجمے میں کسی بھی قسم کی غلطی، تضاد، نقص یا ابہام پائیں، یا پھر اصل عربی متن کے مقتضی کے خلاف کوئی اور معنی ومفہوم بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہو، یا پھر تیار کردہ مواد میں کوئی بھی بات قرآن وسنت اور فہم سلف صالحین کے خلاف ہو تو ضرور ہمیں مطلع فرمائیں

info@tawheedekhaalis.com اور براہ مہربانی غلطی کی نشاندہی مکمل حوالے کے ساتھ کی جائے تاکہ فوری اصلاح ممکن ہو۔

یہ بات بھی ذہن نشین رہنی چاہیے کہ ہم میں سے کوئی آپ کے دینی مسائل کا جواب یا فتوی دینے کا مجاز نہیں بلکہ اس سلسلے میں علماء کرام سے براہ راست رابطہ کیا جائے۔ البتہ اگر آپ کے پاس کوئی مفید تجاویز ہوں تو ہم اس پر ضرور غور کریں گے۔